بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترانہ

(مسلمان بچوں کا قومی گیت)

مصنفہ

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے۔ پی ایچ ڈی

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا

مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے

آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا

ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم

سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

اے گلستانِ اندلس وہ دن ہیں یاد تجھ کو؟

تھا تیری ڈالیوں میں جب آشیاں ہمارا

اے موجِ دجلہ تو بھی پہچانتی ہے ہم کو؟
اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا
اے ارضِ پاک تیری حرمت پہ کٹ مرے ہم
ہے خوں تری رگوں میں اب تک رواں ہمارا

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا

اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا

ہوتا ہے جادہ پیما۔ پھر۔ کارواں ہمارا

(مسلمان بچوں کا ملکی گیت

چشتیؒ نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا

نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا

تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا

جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا

سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا

مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا

ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

ٹوٹے تھے جو ستارے فارس[1] کے آسماں سے

پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے

وحدت کی لے[2] سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے

میر عرب صلعم کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے[3]

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

[1] پارسی قوم ۱۲ [2] کرشن جی کی بانسری ۱۲ [3] حدیث ہے کہ مجھے ہندوستان کی طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے ۱۲

بندے کلیم جس کے پربت جہاں کے سینا

نوحؑ نبی[1] کا ٹھہرا آکر جہاں سفینا

رفعت ہے جس زمیں کی بامِ فلک کا زینا

جنّت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

---

[1] ہمالہ کی ایک چوٹی کا نام ناؤبندھن ہے ۱۱

گوتم کا جو وطن ہے جاپان کا حرم ہے

عیسیٰ کے عاشقوں کا چھوٹا یروشلم[۱] ہے

مدفون جس زمیں میں اسلام کا حشم ہے

ہر پھول جس چمن کا فردوس ہے ارم ہے

میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

[۱] مسیح علیہ السلام کے ایک شاگرد کی قبر دکن میں ہے ۱۲

ترانہ

(مسلمان بچوں کا ملکی گیت)

مصنفہ

ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

ہم بلبلیں ہیں اس کی وہ گلستاں ہمارا

غربت میں ہوں اگر ہم رہتا ہے دل وطن میں

سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا

وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اُسکی ہزاروں ندیاں

گلشن ہے جنکے دم سے رشکِ جناں ہمارا

اے آبِ رودِ گنگا! وہ دِن ہیں یاد تجھ کو

اُترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے

اب تک مگر ہے باقی نام و نشان ہمارا



کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا
اقبالؔ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا